عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل واعمال

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ۔ اسلام آباد

اللہ رب العزت ہر چیز کا تنہا خالق اور منفرد مالک ہے، اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے دوسروں پر فضیلت عطا فرماتا ہے۔ بعض انسانوں کو دوسروں سے اعلیٰ ٹھہرایا، بعض مقامات کو دوسری جگہوں سے افضل قرار دیا اور بعض زمانوں اور اوقات کو دوسرے زمانوں اور اوقات پر فوقیت اور برتری عطا فرمائی۔

اسی سنت الٰہیہ کا ایک مظہر یہ ہے، کہ اللہ مالک الملک نے ماہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کو سارے سال کے دوسرے دنوں کے مقابلے میں اعلیٰ، افضل، بالا اور برتر قرار دیا۔ ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان دونوں کے متعلق تین پہلوؤں سے گفتگو کی جارہی ہے: (الف) عشرۃ ذوالحجہ کے فضائل

(ب) عشرۃ ذوالحجہ کے اعمال (ج) عشرۃ ذوالحجہ میں اعمال حج

الف: عشرۃ ذوالحجہ کے فضائل: قرآن وسنت میں ان دس دنوں کی شان وعظمت کے متعدد دلائل وشواہد ہیں۔ مولائے کریم کی توفیق سے ان میں سے چھ دلیلیں ذیل میں پیش کی جارہی ہیں:

۱۔ سورۃ الفجر میں ہے: ﴿**والفجر. ولیال عشر**﴾ ''قسم ہے فجر اور دس راتوں کی۔'' امام بغویؒ نے تحریر کیا ہے، کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، کہ ﴿**ولیال عشر**﴾ سے مراد ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں اور یہی قول مجاہدؒ، قتادہؒ، ضحاکؒ، سدیؒ اور کلبیؒ کا ہے۔ [تفسیر البغوی ۴/۴۸۱] اور بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ کا ان دنوں کی قسم کھانا ان کی شان وعظمت پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ ان دس دنوں کے ساتھ حج کے مہینوں کا اختتام ہوتا ہے۔ اللہ نے فرمایا: ﴿**الحج أشهر معلومات**﴾ ''حج کے مہینے معلوم ہیں۔'' حافظ ابن رجبؒ نے لکھا ہے: ''ذوالحجہ کے دس دنوں کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے، کہ وہ معلوم مہینوں کا آخری حصہ ہیں اور وہ مہینے حج کے ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**الحج أشهر معلومات**﴾ ''اور وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔'' [لطائف المعارف: ۴۷۱]

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ان دس دنوں میں اپنے ذکر کرنے کا خصوصی طور پر تذکرہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ویذکروا اسم اللّٰہ فی أیام معلومات﴾ [الحج:۲۸] ''اور معلوم دنوں میں اللہ تعالیٰ کا نام یاد کریں۔'' امام بخاریؒ نے ذکر کیا ہے، کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا، کہ ان معلوم دنوں سے مراد عشرہ ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ [صحیح البخاری:۲/۴۵۷] حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرات ائمہ حسنؒ، عطاءؒ، عکرمہؒ، مجاہدؒ، قتادہؒ اور شافعیؒ نے بھی اس آیت کریمہ کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔ [زادالمسیر :۵/۴۲۵] ذکر الٰہی تو ہر روز بندوں پر لازم ہے، لیکن مولائے کریم کا اپنی یاد کیلئے کچھ دنوں کا خصوصی طور پر ذکر فرمانا، یقیناً ان دنوں کی رفعت و عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔

۴۔ ان دس دنوں میں کیا جانے والا اچھا کام اللہ تعالیٰ کو سال کے باقی دنوں میں کئے ہوئے نیک اعمال سے زیادہ پیارا ہے۔ حضرات ائمہ ابوداؤدؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت بیان کی ہے، کہ انہوں نے کہا، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **(مامن أیام العمل الصالح فیھا أحب الی اللّٰہ من ھذہ الأیام العشر قالوا: یارسول اللّٰہ! ولا الجھاد فی سبیل اللّٰہ؟ قال ولا الجھاد فی سبیل اللّٰہ الا رجل خرج بنفسه وماله، فلم یرجع من ذلک بشیء)** ''کسی بھی دن میں [کیا ہوا] اچھا کام اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں [کئے جانے والے نیک] عمل سے زیادہ پیارا نہیں۔'' [صحیح سنن أبی داؤد:۲/۴۶۲، صحیح سنن الترمذی:۱/۲۲۹، صحیح سنن ابن ماجہ:۱/۲۸۹] انہوں نے [صحابہؓ] نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! (دوسرے دنوں میں کیا ہوا) جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟'' آپؐ نے فرمایا: ''(دوسرے دنوں میں کیا ہوا) جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ ہاں، مگر وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ [راہ جہاد میں] نکلے اور کچھ واپس لے کر نہ آئے۔ [یعنی اپنی جان و مال اسی راہ میں قربان کردے]'' حافظ ابن رجبؒ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر کیا ہے: ''جب ان دس دنوں میں کیا ہوا اچھا کام، بارگاہ الٰہی میں سال کے باقی سارے دنوں میں کئے ہوئے نیک اعمال سے زیادہ فضیلت والا اور محبوب ہے، تو ان دنوں کی کم درجہ کی نیکی، دوسرے دنوں کی بلند درجہ والی نیکی سے افضل ہوگی، اسی لئے جب حضرات صحابہؓ نے دریافت کیا، کہ کیا سال کے بقیہ دنوں میں کیا ہوا جہاد بھی دربار رب العالمین میں ان دنوں کے عمل سے زیادہ عظمت والا اور عزیز نہیں؟ تو آپؐ نے جواب میں فرمایا: ''نہیں۔'' [لطائف المعارف: ۴۵۸-۴۵۹] حافظ ابن

حجرؒ نے عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: ''عشرۃ ذوالحجہ کی امتیازی شان کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے، کہ ان دنوں میں بنیادی عبادات جو کہ نماز، روزہ، صدقہ اور حج ہیں وہ سب اکٹھی ہو جاتی ہیں اور وہ ان کے علاوہ کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں۔'' [فتح الباری: ۲/۴۶۰]

۵۔ عشرۃ ذوالحجہ کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے، کہ ان میں سے نواں دن یوم عرفہ ہے اور یہ وہی دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل فرمایا اور اہل اسلام پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا۔ امام بخاریؒ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ ایک یہودی نے ان سے کہا: (یاأمیر المؤمنین! آیة فی کتابکم تقرؤونها، لو علینا معشر الیهود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیداً) ''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو، اگر ہم یہودیوں پر وہ نازل ہوتی، تو ہم اس کے یوم نزول کو عید بنا لیتے۔'' انہوں نے دریافت کیا: (ایّ آیة؟) ''کون سی آیت؟'' اس نے کہا: (الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا) [المائدۃ: ۳] ''آج کے دن میں نے تمہارے لئے، تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔'' حضرت عمرؓ نے فرمایا: (قد عرفنا ذلک الیوم والمکان الذی نزلت فیه علی النبی ﷺ، وهو قائم بعرفة، یوم جمعة) [صحیح البخاری: ۱/۱۰۵] ''جس دن اور جس جگہ نبی کریم ﷺ پر وہ [آیت] نازل ہوئی، ہم اس سے آگاہ ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ عرفات میں کھڑے تھے۔'' اور یہ وہ عظیم دن ہے، کہ اس میں اللہ تعالیٰ سال کے سارے دنوں میں سے ہر دن کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔ امام مسلم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ ''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مامن یوم أکثر من أن یعتق الله فیه عبداً من النار من یوم عرفة) [صحیح مسلم: ۲/۹۸۳] ''کوئی دن ایسا نہیں، کہ اس میں اللہ تعالیٰ عرفات کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو۔''

۶۔ عشرۃ ذوالحجہ کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے، کہ اس کا آخری اور دسواں دن ''یوم النحر'' [قربانی کا دن] ہے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: (أفضل الأیام عند الله یوم النحر ویوم القر) [المسند ۴/۳۵۰، والاحسان الی تقریب صحیح ابن حبان، ۷/۵۱؛ والمستدرک ۴/۲۲۱] ''بارگاہ الٰہی میں سب

سے فضیلت والا دن یوم النحر اور یوم القر ہے۔'' گیارہ ذوالحجہ کو(یوم القر) کہتے ہیں، کہ حجاج اس دن منٰی میں ٹھہرتے ہیں۔[النہایہ فی غریب الحدیث والأثر:۴/۲۷]

(ب) عشرۃ ذوالحجہ کے اعمال: رب رحمٰن ورحیم کی طرف سے عشرۃ ذوالحجہ اہل ایمان کیلئے اجر وثواب حاصل کرنے کا عظیم الشان اور سنہری موقع ہے، کہ ان دنوں کی معمولی درجہ کی نیکی بھی دوسرے دنوں کی اعلیٰ درجہ کی نیکیوں سے افضل ہے۔اس لئے اللہ والے ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرکے زادِ آخرت جمع کرنے کی شدید جدوجہد کرتے تھے۔امام دارمیؒ نے حضرت سعید بن جبیرؒ کے متعلق نقل کیا ہے''جب عشرہ (ذوالحجہ) داخل ہوجاتا تو سعید بن جبیرؒ تاحد استطاعت شدید عبادت کرتے۔''[سنن الدارمی ۱/۳۵۷] ان ایام میں درج ذیل اعمال کرنے کا احادیث شریفہ میں خصوصی طور پر ذکر آیا ہے:

(۱) کثرت سے تہلیل، تکبیر اور تحمید کہنا: امام احمدؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:**(مامن أيام أعظم عند الله ولا أحب اليه من العمل فيهن، من هذه الأيام العشر، فأكثروا فيهن من التهليل والتكبير والتحميد)**[المسند، رقم الحدیث:۵۴۴۶، ۷/۲۲۴]''کوئی دن بارگاہ الٰہی میں ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا نہیں اور نہ ہی کسی دن کا [اچھا] عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔پس تم ان دس دنوں میں کثرت سے **(لا اله الا الله)**، **(الله اكبر)** اور **(الحمد لله)** کہو۔'' سلف صالحین اس بات کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے۔امام بخاریؒ نے بیان کیا ہے:**(وكان ابن عمرؓ و أبوهريرةؓ يخرجان الى السوق في أيام العشر يكبران، ويكبر الناس بتكبيرهما، وكبر محمد بن علي رحمهما الله تعالى خلف النافلة)**[فتح الباری ۲/۴۵۸]''ان دس دنوں میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ تکبیر پکارتے ہوئے بازار نکلتے، اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہنا شروع کردیتے۔محمد بن علیؒ نفلی نماز کے بعد تکبیر کہتے۔''[صحیح البخاری:۲/۴۵۷] محمد بن علیؒ سے مراد حضرت ابوجعفر باقرؒ ہیں۔

(۲) نو ذوالحجہ کا روزہ رکھنا: امام مسلمؒ نے حضرت ابوقتادہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ:**(سُئل رسول الله ﷺ عن صوم يوم عرفة؟ فقال: يكفر السنة الماضية والباقية)**''رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ [نو ذوالحجہ] کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کردیتا

ہے۔" [صحیح مسلم:۸۱۹/۲] رسول کریم ﷺ خود بھی اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ امام ابوداودؒ اور امام نسائیؒ نے نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے کہا: (**کان رسول اللہ ﷺ یصوم تسع ذی الحجة، ویوم عاشوراء، وثلاثة أیام من کل شھر**) "رسول اللہ ﷺ نو ذوالحجہ، یوم عاشوراء (دس محرم) اور ہر ماہ میں سے تین دن روزہ رکھتے تھے۔" [صحیح سنن ابی داود ۴۶۲/۲، وصحیح سنن النسائی ۵۰۸/۲] نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں اس دن کا روزہ نہیں رکھا تھا۔ امام بخاریؒ نے حضرت ام فضل بنت حارثؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ: (**ان ناساً اختلفوا عندھا یوم عرفة فی صوم النبی ﷺ، فقال بعضھم: "ھو صائم." وقال بعضھم: "لیس بصائم" فارسلت الیه بقدح لبن، وھو واقف علی بعیر، فشربه.**) "یقیناً کچھ لوگوں نے ان کے سامنے عرفہ کے دن نبیؐ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا: کچھ نے کہا کہ "وہ روزے سے ہیں" اور کچھ نے کہا کہ 'ان کا روزہ نہیں ہے۔" پس میں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اور تب آپؐ اونٹ پر تھے، آپؐ نے اسے پی لیا۔" [صحیح البخاری: ۵۱۳/۳] حضرات خلفائے ثلاثہ اور ابن عمرؓ بھی حج کے موقع پر اس دن کا روزہ نہیں رکھتے تھے۔ امام ترمذیؒ اور امام عبدالرزاقؒ نے ابی نجیح سے روایت نقل کی ہے، کہ عرفہ کے روزے کے متعلق حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: (**حججت مع النبی ﷺ فلم یصمه، ومع أبی بکر فلم یصمه، ومع عمر فلم یصمه، ومع عثمان فلم یصمه، وأنا لا أصومه، ولا آمر به، ولا أنھی عنه.**) 'میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا، آپؐ نے [اس دن کا] روزہ نہ رکھا، ابوبکرؓ کے ساتھ بھی (حج کیا)، انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا، عثمانؓ کے ساتھ بھی (حج کیا)، انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا، اور میں بھی [حج کے موقع پر] یہ روزہ نہیں رکھتا، اور [حج کے دوران] اس کے رکھنے کا حکم بھی نہیں دیتا اور روکتا بھی نہیں۔"

[جامع الترمذی: ۵۶/۲، (ط: دار الکتاب العربی بیروت) والمصنف، کتاب الصیام: ۲۸۵/۴۔ الفاظ حدیث جامع الترمذی کے ہیں]

نوٹ: ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ: "نبی کریم ﷺ نے عرفات کے مقام پر یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا" لیکن یہ حدیث ضعیف ہونے کی بنا پر دلیل نہیں بن سکتی۔ (**تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو:**

سلسلة الأحادیث الضعیفة، رقم الحدیث ۴۰۴، ۳۹۷/۱]

۳۔ دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا: عشرۂ ذوالحجہ کے آخری دن کا نام (یوم النحر) قربانی کا دن ہے، اور اس دن قربانی کرنا بہت بڑے اجر و ثواب والا عمل ہے۔

تنبیہ: قربانی کرنے والے ہلال ذوالحجہ کے بعد سے قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھیڑیں۔

(ج) عشرۂ ذوالحجہ میں اعمال حج:

ان دس دنوں میں کچھ اعمال صرف حجاج کے کرنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ذیل میں ان اعمال کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا جارہا ہے:

(۱) آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ روانہ ہونا: حج کے اعمال پانچ یا چھ دنوں میں ادا کئے جاتے ہیں۔ ان اعمال کی ابتداء آٹھ ذوالحجہ ہی سے ہوتی ہے۔ اس دن کو (یوم الترویہ) اونٹوں کو پانی پلانے کا دن کہتے ہیں، کہ اس دن سفر حج کی تیاری کیلئے اونٹوں کو پانی پلایا جاتا تھا۔ امام مسلمؒ نے حضرت جابرؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے حجۃ الوداع کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا: **(فلما کان یوم الترویة توجهوا الی منیٰ)** ''جب یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) آیا، تو وہ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔'' [صحیح مسلم: ۲/۸۸۹]

(۲) نو ذوالحجہ کو وقوف عرفات کرنا: نو ذوالحجہ کو میدان عرفات میں نماز ظہر سے غروب آفتاب تک ٹھہرنا حج کا رکن اعظم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **(الحج عرفة)** ''حج تو [وقوف] عرفات ہے۔'' اس موقع پر کی ہوئی دعاؤں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **(خیر الدعاء دعاء یوم عرفة)** ''بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔'' [صحیح سنن الترمذی ۳/۱۸۴]

(۳) دس ذوالحجہ کے اعمال حج: حضرات حجاج نو ذوالحجہ کا دن عرفات میں گزار کر اور اس کے بعد رات مزدلفہ میں بسر کر کے دس ذوالحجہ کو منیٰ میں پہنچتے ہیں اور درج ذیل چار کام کرتے ہیں:

۱۔ جمرۃ عقبہ کو سات کنکریاں مارتے ہیں۔

۲۔ حج تمتع اور حج قران والے قربانی کرتے ہیں۔

۳۔ حجامت کرواتے ہیں۔

۴۔ طواف زیارت کرتے ہیں۔ حج تمتع والے صفا اور مروہ کی سعی بھی کرتے ہیں۔ حج قران کرنے والے جن لوگوں نے طواف قدوم کے ساتھ سعی نہ کی ہو، وہ سعی بھی کرتے ہیں۔